السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے ایک شخص سے بماہ بھادوں ایک روپیہ اس شرط پر لیا کہ ماہ چیت میں چار پنجیری یعنی بیس سیر دوں گا، حالانکہ ماہ بھادوں میں گیہوں تیرہ سیر بکتی تھی اور ماہ چیت جس کا وعدہ انھوں نے کیا ہے، اس مہینے میں وہی تیرہ سیر بکتی ہے تو اس صورت میں بیس سیر مطابق وعدہ کے لینا درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں بیس سیر مطابق وعدہ کے لینا درست ہے، اس معاملے کا نام شرع شریف میں سَلَم ہے۔ سلم کو سلف بھی کہتے ہیں۔ سلم میں جو چیز مدت پر لی جائے، اس کا کیل یا وزن اور مدت معلوم ہوجانا شرط ہے اور اس صورت میں یہ شرط پائی جاتی ہے۔

مشکوۃ شریف (ص: 242چھاپہ انصاری دہلی) میں ہے:

ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: "قدِمَ النَّبيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ بِالتَّمرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ: (مَن أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ، فَفِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ، إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)[1]" (رواہ البخاري (2240)، ومسلم 4202)).

(عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ دو دو تین تین سال پہلے رقم دے کر کھجوریں خریدلیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کھجوروں کی بیع سلف کرے تو اسے چاہیے کہ معلوم ماپ اور معلوم تول کے ساتھ معلوم مدت کے لیے بیع سلف کرے)

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٢١٢٥) صحيح مسلم، رقم الحديث (١٦٠٤)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ:614

محدث فتویٰ